بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقفات نو کلاس 2010

منعقدہ 21 جون 2010 بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے والی اس واقفات نو کلاس میں جرمنی بھر سے اٹھارہ سال سے بڑی تجدید وقف کرنے والی 218 واقفات نو کو شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کلاس کا موضوع "وقف زندگی" رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزہ تہمینہ بلال صاحبہ نے پیش کی اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ عزیزہ نائلہ عنبر صاحبہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ ثمرہ منور صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

حضرت حرث اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا۔۔ اور میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جماعت کے ساتھ رہو، امام وقت کی باتیں سنو، اور اس کی اطاعت کرو، دین کی خاطر وطن چھوڑنا پڑے تو وطن چھوڑ دو، اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔ پس جو شخص جماعت سے تھوڑا سا بھی الگ ہوا اس نے گویا اسلام سے گلوخلاصی کرالی۔ سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہو جائے۔

اس کے بعد دین کی خدمت اور ہماری ذمہ داریوں سے متعلق ملفوظات سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات عزیزہ انیلہ احمد صاحبہ نے پیش کئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
" ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا.... پس تم ایسے برگزیدہ نبیؐ کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔"

نیز فرمایا: " ہر شخص اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کہ دین و دنیا میں سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے۔ اگر ہر وقت دل کا رخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے۔ تو اسے بہت فکر کرنی چاہئے۔ اسلئے کہ کلمات الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔

پھر فرمایا: کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجاتی کہ جس شخص کا تمام ہمّ و غم دین کے لئے ہوتا ہے اس کے دنیا کے ہمّ و غم کا اللہ تعالیٰ متکفل و متولی ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔ میں نے کبھی نہیں سنا اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے۔ کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو یا اس کی اولاد دروازوں پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دنیا کے ملوک اور امراء اور اغنیاء کا یہ برا حال اکثر سنا گیا ہے کہ ان کی اولاد نے دربدر ٹکڑے مانگے ہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 304)

پھر فرماتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتّوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 215)

بعد ازاں عزیزہ قرۃالعین صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے درج ذیل منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

خدمت دین کو اِک فضل الٰہی جانو — اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

رغبتِ دل سے پابندِ نماز و روزہ — نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو

اس کے بعد عزیزہ امتہ الاعلیٰ شیخ، عزیزہ قانتہ تبسم، عزیزہ نگہت شرافت اور عزیزہ صائمہ انم باجوہ نے وقف اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے درج ذیل بعض ارشادات پیش کئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: "پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست پا ہو جاتا ہے۔نہیں، ہرگز نہیں۔بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔سستی اور کسل اُس کے پاس نہیں آتا۔" (ملفوظات۔جلد اول۔صفحہ 365)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو۔" (خطبہ جمعہ 3 اپریل 1987ء)

تعلق باللہ کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰۰۸ میں جرمنی میں واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"شادیاں ہو جائیں تو اپنے بچے یا اپنا محلّہ جس جس علاقے میں رہتے ہیں اس میں اپنا نمونہ ایسا دکھائیں جو جماعت کی اپنوں کی تربیت کی وجہ بن سکے اور دوسروں کی لئے جماعت کی تبلیغ کا باعث بنے۔اس کی لئے تیاری کرنی ہوگی۔پہلی تیاری کیا ہے کہ ہر واقفہ نو جو ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کس طرح ہوگا۔جب نمازوں کی طرف توجہ ہوگی۔جب دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی۔جب قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ ہوگی، جب اللہ تعالیٰ نے جو احکامات دیئے ہیں قرآن کریم میں ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہوگی تب تم کہلا سکتی ہو صحیح واقفہ نو اور صحیح مومنہ عورت یا لڑکی۔تو اس طرف توجہ رکھو۔" (بر موقع واقفات نو کلاس بمقام فرینکفرٹ 20 اگست 2008ء)

یہ بھی خدا کی ایک خاص حکمت ہوتی ہے، کہ جب مخالفت زوروں پر ہو، تبلیغ کے راستے بھی مزید کھلتے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ ۲۱ مئی ۲۰۱۰ میں فرمایا:

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، کہ جس طرح روڑی اور کھاد جو فصلوں کی نشوونما کے لئے کام آتا ہے۔اسی طرح یہ گندی مخالفتیں بھی کھاد کا کام دیتی ہیں۔الٰہی جماعتوں کے لئے یہ مخالفت بھی بہت سوں کی ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پردہ کے بارہ میں واقفات نو کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

"جو بڑی لڑکیاں ہو گئی ہیں ان کے سر پہ اسکارف یا حجاب یا دوپٹہ ہونا چاہیئے۔کیونکہ تمہارا نمونہ جو ہے وہ باقیوں کے کام آئے گا۔تم لوگ ایک کریم ہو جماعت کی بچیوں کی، اور کریم جو ہو تو اس لئے اپنا وہ مقام بھی یاد رکھو۔تمہارا اپنا ایک اسٹیٹس ہے اس کو یاد رکھو اور ہمیشہ اس کی حفاظت کرو۔ہر احمدی بچی کا اپنا ایک تقدس ہے ایک Sanctity ہے اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔لیکن واقف نو بچی جو ہے اس کو اپنا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔بچیاں جو جوانی کی عمر کو پہنچ گئیں ہیں وہ کوٹ پہنتی ہیں پردے کیلئے۔کوٹ ایسا ہو جو جسم کے ساتھ چپکا نہ ہو بلکہ تھوڑا سا ڈھیلا ہونا چاہیئے۔بازو اس کے یہاں ہاتھ تک ہوں تب پتا لگے گا کہ تم مختلف ہو دوسروں سے۔ان سب باتوں کا ہمیشہ خیال رکھو۔" (بر موقع واقفات نو کلاس بمقام فرینکفرٹ 20 اگست 2008ء)

حضور انور نے واقفاتِ نو کو جن مضامین پڑھنے کی طرف ہدایت فرمائی ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔
* زبانوں میں سے عربی، اردو، جرمن یا دوسری یورپین زبانیں۔
* میڈیسن * جرنلزم * ٹیچینگ لائن * سائیکولوجی * سائنس مضامین جیسے کیمسٹری، فزکس، میتھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
"آج آپ طلباء اگر یہ ارادہ کرلیں کہ سائنس کے میدان میں اتنا آگے بڑھنا ہے کہ آئندہ اِس ملک کو سائنسدانوں کی جو ضرورت ہے وہ آپ نے پوری کرنی ہے تو یہ اسلام کے نام کو روشن کرنے والا ایسا کام ہوگا جس سے یہ قومیں مجبور ہوں گی پھر یہ اسلام کے خلاف کوئی بات نہ کر سکیں گے۔ (ماہنامہ نورالدین جرمنی ستمبر ۲۰۰۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:
"یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود الصلوۃ والسلام کا زمانہ ہے اس میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا جہاد بھی ہے، کیونکہ اس کے بغیر نہ اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع ہو سکتا ہے، نہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہو سکتے ہیں، نہ ترجمے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکتے ہیں۔ نہ مشن کھولے جا سکتے ہیں، نہ مربیان اور مبلغین تیار ہو سکتے ہیں اور نہ مربیان اور مبلغین جماعتوں میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔ نہ مساجد تعمیر ہو سکتی ہیں۔ نہ ہی سکولوں، کالجوں کے ذریعہ سے غریب لوگوں تک تعلیم کی سہولتیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔ نہ ہی ہسپتالوں کے ذریعہ سے دُکھی انسانیت کی خدمت کی جا سکتی ہے۔ پس جب تک دنیا کے تمام کناروں تک اور ہر کنارے کے ہر شخص تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کیا جاتا اُس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہنا ہے۔ اور اپنی اپنی گنجائش اور کشائش کے لحاظ سے ہر احمدی کا اس میں شامل ہونا فرض ہے۔" (مشعلِ راہ جلد پنجم۔ حصہ سوم۔ صفحہ ۹۰۲)

بعد ازاں عزیزہ مدیحہ احمد اور عزیزہ رملہ خالد نے اور عزیزہ امتہ المتین طارق، عزیزہ وردہ ساہی اور عزیزہ عمیرہ حمید نے مل کر کورس کی صورت میں ترانہ پیش کیا جس کا پہلا بند درج ذیل ہے۔

جو آپ کہیں وہ جان مری، کہ اطاعت ہے پہچان مری
اسباب ہیں میرے عزم و دعا، ہے علم و عمل سے شان مری
میں چھوٹا ہوں لیکن پھر بھی، ہر عہد کو پورا کرنا ہے
جی سیدنا ارشاد کریں کیا کرنا ہے کیا کرنا ہے

اس کے بعد اسی گروپ نے واقفین نو کا درج ذیل ترانہ پیش کیا

ہم واقفین نو ہیں، ہماری ہے چھب نئی
اٹھتی ہے دھڑکنوں سے ہماری صدا یہی
لبیک یا امامنا، لبیک سیدی
لبیک یا امامنا، لبیک سیدی

بعد ازاں ان بچیوں نے "خلافت کے امیں ہم ہیں" کے عنوان سے درج ذیل نظم پیش کی

خلافت کے امیں ہم ہیں امانت ہم سنبھالیں گے
جو نعمت چھن چکی پہلے وہ نعمت ہم سنبھالیں گے
خلیفہ کے لبوں سے جو گل و جوہر بکھرتے ہیں
بڑے انمول موتی ہیں یہ دولت ہم سنبھالیں گے
جو بازو کٹ گرے تو دانتوں سے اُٹھائیں گے
بہر قیمت لوائے احمدیت ہم سنبھالیں گے
مرے رہبر مرے مرشد ترے خدّام کہتے ہیں
تمہیں چھاؤں میں رکھیں گے تمازت ہم سنبھالیں گے

واقفات نو کی طرف سے اس پروگرام کے پیش کئے جانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

" ہدایات تم لوگوں نے بہت سی سن لی ہیں۔ اب اگر ادھر ہی بیٹھ کر سنیں اور باہر نکلتے نکلتے بھول گئے تو پھر نہ پہلی ہدایات کا فائدہ ہے اور نہ اب ہدایات دینے کا فائدہ ہے۔ ہدایت یہ ہے کہ خدا سے تعلق کی باتیں کرتے ہو تم لوگ، تو خلافت ان لوگوں کو ملے گی جن کا خدا سے تعلق ہے۔ خلافت کا ان لوگوں سے وعدہ ہے جو مستقل نیک عمل کرنے والے ہوں گے۔ یہ نہیں کہ عید پہ، جلسے پہ اور وقف نو کی کلاس میں یہاں آئے تو اس وقت یاد آئے کہ ہم واقفات نو ہیں۔ ہر روز، ہر دن جو تم لوگوں پہ چڑھے وہ تم لوگوں کو یاد دلائے کہ واقفات نو ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا" ہم وہ ہیں جنہوں نے دین خاطر اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے اور اپنے اس عہد کو دہرایا ہے اور دوبارہ اس عہد پر پابندی کرنے کا وعدہ کیا ہے جو ہمارے ماں باپ نے کیا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ پندرہ سال کے بعد سارے یہ دہرائیں۔ پھر اس کے بعد آپ کو روزانہ اپنی حالتوں کا جائزہ لینا چاہیئے۔ لڑکوں کو میں نے کہا تھا کہ آپ ہر صبح باقاعدہ فجر کی نماز کے ساتھ ہو۔ وقت پر نماز پڑھی جائے۔ قرآن کریم پڑھا جائے اور اس کا ترجمہ پڑھا جائے۔ ابھی میں نے پچھلے خطبہ میں بتایا تھا شہداء کے واقعات سنا رہا تھا کہ ایک شہید صبح اپنے بچوں کو نماز پڑھانے کے بعد کہا کرتے تھے کہ قرآن کریم پڑھو، چاہے ایک آیت پڑھو اور پھر ترجمہ پڑھو تا کہ تم اس پر عمل کر سکو۔ اس طرح قرآن کریم کی سمجھ آئے گی۔ تو ایسے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں موجود ہیں، نوجوانوں میں بھی ہیں اور بڑوں میں بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے گھروں میں رواج جاری کیا ہوا ہے۔ اس لئے جب آپ لوگ واقفات نو ہیں۔ کچھ ایسی بھی ہونگی جن کی شادیاں ہو گئی ہیں یا ہونے والی ہیں بلکہ بعض مجھے ملی ہیں جن کی شادیاں ہو گئی ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے۔ اس لئے اب اپنے عملی نمونے قائم کریں اور صرف یہ ترانے اور یہ ارشادات اور یہ پُر جوش تقریریں اور اجتماعات پر حاضریاں، جلسوں پر حاضریاں یہ کوئی چیز نہیں ہیں جب تک دل کے اندر جوش سے انقلاب نہیں پیدا ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا "اب ایسے ایسے واقعات ہو رہے ہیں پاکستان میں اور بڑے سخت حالات ہیں وہاں پر، ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں اور صدقات پر بہت زور دیں۔ اگر آپ لوگوں کی دعائیں اور چیخیں آسمان پر پہنچیں گی۔ یونہی اللہ تعالیٰ حالات بدلے گا۔ بہت سارے لوگ ایسے ہمارے واقفات نو میں ہیں جن کے عزیز وہاں پاکستان میں ہیں اور بڑے سخت حالات میں وہاں ہیں۔ ویسے بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے پھر جماعت تو ایک بنیان مرصوص ہے۔ ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح ہے۔ ایک جسم کی طرح ہے۔ اس کے ہئے تو ہمیں کوشش کرکے مضبوط رکھنا ہے اور اگر کسی کو تکلیف ہے تو اس کی تکلیف کو محسوس کرنا ہے۔ بنیان مرصوص اس وقت بنتی ہے جب ہر ایک اپنا اپنا فرض پورا کرنے والا ہو، صرف زبانی سیسہ پلائی ہوئی دیوار نہیں بن جاتی۔ اس لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، بہت بڑی ذمہ داریاں آپ پر پڑیں گی۔ جب آپ لوگوں کو اپنی نسلوں کی تربیت کا موقع ملے گا۔

ایک واقفہ نو کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ ٹیچنگ کے بارہ میں اجازت مل گئی تھی تو پھر کرو۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ اسی طرح سائیکالوجی کے لئے اپلائی کرنے کی اجازت کے بارہ میں ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کریں۔

ایک واقفہ نو طالبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ گزشتہ ہفتہ ایک پارٹی میں گئی تھی ان کو دعوت الی اللہ کرنے پر انہوں نے مجھے مجبور کرتے ہوئے پیسے پکڑا دیئے تو میں کیا کروں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اسلام کے بارہ میں بتا رہی تھی؟ ان بیچاروں کو عادت ہے کیونکہ ان کے مولوی پیسے لئے بغیر دین کی بات نہیں کرتے۔ انہوں نے سمجھا کہ تم بھی مولویانی ہو۔ تمہیں وہاں کہنا چاہیئے تھا کہ اگر تمہاری کوئی چیریٹی ہے تو اس میں دے دو اور اگر نہیں ہے تو پھر ہیومینیٹی فرسٹ میں دے کے ان کو بتانا کہ ہمارے ہیومینیٹی فرسٹ میں کیا کیا کام ہوتے ہیں۔ یہ رقم میں نے اس میں دے دی ہے۔ جہاں افریقہ میں یتیموں کی پرورش ہوتی ہے۔ پانی مہیا کیا جاتا ہے، خوراک مہیا کی جاتی ہے جو Disaster effected لوگ ہیں، طوفان زدہ علاقوں میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔ میں نے تمہاری رقم وہاں دے دی ہے اور تم بھی اس ثواب میرے ساتھ شامل ہو گئی ہو اور تمہیں اس ثواب میں شامل کرنے کے لئے رسید بھی بھیج رہی ہوں۔

ایک طالبہ کے اس سوال پر کہ Architecture کے لئے اجازت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بالکل کرو۔ایک واقفہ نو طالبہ کے اس سوال پر کہ میں سائیکالوجی اور ہسٹری پڑھ رہی ہوں، Bechelor کس میں کروں؟ حضور انور نے فرمایا ہسٹری میں کرو۔ ایک واقفہ نو کے سوال پر کہ Educational Sciences میں ماسٹر کرنے کی اجازت چاہیئے۔ حضور انور نے فرمایا کرو اللہ فضل کرے گا۔اس سوال کے جواب پر کہ Speech Therapy اور نرس ٹیچر میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا Speech Therapy۔

ایک واقفہ نو نے میڈیسن کرنے کے لئے اجازت چاہی تو حضور انور نے فرمایا میڈیسن نہ صرف کر سکتی ہو بلکہ ضرور کرو۔ دو ہی تو علم ہیں جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اچھے علم ہیں۔ دین کا علم اور یہ جسم کا علم اور عورتوں کے لئے تو میڈیسن سے اچھی چیز کوئی نہیں ہے۔ یہی تو میں کہتا ہوں لڑکیوں کو، جتنی زیادہ لڑکیاں میڈیسن میں جائیں اتنا ہی اچھا ہے، پھر ٹیچنگ میں جائیں، پھر زبانوں میں جائیں۔ اگر میڈیسن کرنی ہے تو اللہ کرے داخلہ بھی مل جائے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ مقالہ لکھنے کے لئے کوئی عنوان چاہیئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا عناوین تو بنانے پڑیں گے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار، جماعت احمدیہ کی تعلیمی میدان میں کوشش، جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت یا احمدی مسلمان اور غیر احمدی مسلمان میں فرق۔ یہ بھی ایک بہت بڑا عنوان بن سکتا ہے۔اس طرح کا سپر وائزر عنوان وہ قبول کرلیں گے اور بھی عناوین لکھے جاسکتے ہیں۔ خود بھی سوچ کر دیکھو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر یونیورسٹی میں کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کے خلاف کوئی بات کرے تو کیا جواب ہونا چاہیئے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا پروفیسر لوکل ہیں، عرب ہیں یا ترک ہیں کون ہیں؟ واقفہ نو طالبہ نے بتایا کہ ایک مصر کے ہیں اور ایک جرمن ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وہ اعتراض کیا کرتے ہیں؟ اوّل تو بات یہ ہے کہ اگر تو کوئی ایسا اعتراض کرتے ہیں جس سے جماعت کے عقائد پر حرف آتا ہو تو ان سے کہو کہ مجھے موقع دیں تو میں آپ کو صحیح بات بتاؤں۔ جو ہمارے عقائد ہیں ان کے بارہ میں ضرور بتانا چاہیئے۔ ماحول کا احترام رکھتے ہوئے ٹیچر سے یہ کہو کہ آپ نے اعتراض تو کیا ہے لیکن جس کلاس میں اعتراض کیا ہے مجھے یہاں ہی موقع دیں کہ میں اس پر روشنی ڈالوں۔ اگر وہ اجازت نہیں بھی دے گا تو کم از کم جو طلباء ہیں ان کو یہ تو احساس ہوگا کہ اس نے اعتراض کیا ہے اور یہ اعتراض کا جواب دینا چاہتی ہے تو اس کا جواب نہیں سنا جارہا تو پھر وہ آپ سے خود آکر پوچھیں گے۔

ایک واقفہ نو نے ہومیو پیتھی کا کورس کرنے کی اجازت چاہی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے کریں۔ جرمنی میں ہمارے لئے یہی مشکل ہے کہ یہاں ہومیو پیتھی کرنے نہیں دیتے۔ پریکٹس کرنے نہیں دیتے جب تک ڈگری ہاتھ میں نہ ہو اور ہمارے احمدیوں میں میرا خیال ہے بہت کم ہیں، شاید ہی ایک ہو۔ تو پرائیویٹ ہوتا ہے تو پیسے زیادہ لگتے ہیں۔ حضورِ اقدس کی خدمت میں یہ بات پیش کی گئی کہ امتحان دینے کے لئے ضروری ہے کہ پچیس سال عمر ہو۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر تین سال ضائع کرنے کی بجائے بیولوجی میں کوئی ڈگری کرنے کی کوشش کریں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان واقفات نو بچیوں کو جنہوں نے وکالت وقف نو کے مقرر کردہ نصاب میں ۸۰ فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے تھے انعامات تقسیم فرمائے۔